131

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

17 ستمبر 2021ء 09 صفر 1443ھ

زیر اہتمام

التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

اہم عناصر:

حفظ ختم نبوت اور نبی کریم ﷺ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

محدثین کرام اور تحفظ ختم نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی سرکوبی

تحفظ ختم نبوت اور پاکستانی پارلیمنٹ

ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا ا للّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب:40)﴾

برادران اسلام!

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے، جس پر پورے دین کا انحصار ہے، اگر یہ عقیدہ محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے، اگر یہ عقیدہ محفوظ نہیں تو دین محفوظ نہیں۔ لہٰذا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ پورے دین کا تحفظ ہے۔ اس لئے کہ اگر تاجدار انبیاء محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے تو اللہ کی خدائی باقی رہتی ہے نہ نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت باقی رہتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں لوگوں میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع کیا اور اس کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جانوں تک کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ آج کے خطبہ جمعہ میں ہم معلوم کریں گے کہ ہمارے سلف نے اس عقیدہ کی کیسے حفاظت کی؟ تاکہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی نبی ﷺ کی ختم نبوت کے محافظ بن سکیں۔

① تحفظ ختم نبوت اور نبی کریم ﷺ

قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دو سو سے زائد فرامین عقیدۂ ختم نبوت کو ثابت کرتے ہی۔

نبی کریم ﷺ کے دور ہی میں کچھ بد بخت لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، جن میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ شامل ہیں، مگر آپ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اور کئی سارے مدعی نبوت پیدا ہو گئے تھے، جنہیں قتل کر دیا گیا یا وہ اپنی موت آپ مر گئے۔

② سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

مسیلمہ کذاب چونکہ مدعی نبوت تھا، بہت سارے لوگ اس کے پیروکار تھے، اسے اپنا نبی مانتے تھے، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی مرتدین اور مدعیان ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا۔

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے لشکر سے سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا مقابلہ:

سیدنا انس کے بیٹے موسیٰ بن انس بیان کرتے ہیں:

وَذَكَرَ يَوْمَ اليَمَامَةِ - قَالَ: أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لاَ تَجِيءَ؟ قَالَ: الآنَ يَا ابْنَ أَخِي، وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ - يَعْنِي مِنَ الحَنُوطِ - ثُمَّ جَاءَ، فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الحَدِيثِ، انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ القَوْمَ، «مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ

وہ ذکر کر رہے تھے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے انہوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی اور خوشبو لگا رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا چچا! اب تک آپ جنگ میں کیوں تشریف نہیں لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹے ابھی آتا ہوں اور وہ پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن پہن کر تشریف لائے اور بیٹھ گئے) مراد صف میں شرکت سے ہے) انس رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے کچھ کمزوری کے آثار کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے۔ (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے کمزوری کا ہرگز مظاہرہ

نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے (تم جنگ کے موقع پر پیچھے ہٹ گئے) وہ حملہ کرنے لگے۔

صحیح البخاری: 2845

جنگ میں بعض لوگوں کی طرف سے سستی اور سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا جذبہ شہادت:

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جب جنگ یمامہ میں اپنے بعض ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ وقتی طور پر شکست سے دوچار ہو رہے ہیں تو انہوں نے خوشبو لگائی اور کفن پہن کر کہا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلَاءِ، وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ

اے اللہ جو کچھ انہوں نے کیا میں تیری عدالت میں اس سے بری ہوں اور جو کچھ انہوں نے کیا میں تیری طرف سے معذرت خواہ ہوں۔

پھر انہوں عمدہ انداز میں کفار کے جنگ لڑی اور جام شہادت نوش کیا۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 5035، اسنادہ صحیح

ستر انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تحفظ ختم نبوت کے لیے قربان ہونا:

مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑی جانے والی اس جنگ میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کی ختم نبوت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں صرف ستر تو انصار سے تعلق رکھنے والے تھے، باقی اس سے الگ تھے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ جنگ یمامہ میں صرف انصار صحابہ میں ستر (70) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔

مستخرج ابی عوانہ: 6849، اسنادہ صحیح

مسیلمہ کذاب واصل جہنم:

اس جنگ میں اگرچہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، بظاہر مسلمانوں کو شکست میں نظر آنے لگی لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھیجا ہوا لشکر فاتح بنا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اور ایک اور انصاری نوجوان کے حصے میں یہ سعادت رکھی ہوئی تھی کہ انہوں نے مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا، جیسا کہ سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ، قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ،

فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: " فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَتَلَهُ العَبْدُ الأَسْوَدُ

آپ ﷺ کی جب وفات ہوئی تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔ اب میں نے سوچا کہ مجھے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔ ممکن ہے میں اسے قتل کر دوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدل ہو سکے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ نکلا۔ اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔ بیان کیا کہ (میدان جنگ میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسیلمہ) ایک دیوار کی دراز سے لگا کھڑا ہے۔ جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو۔ سر کے بال منتشر تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک صحابی انصاری جھپٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا۔ انہوں (عبدالعزیز بن عبداللہ) نے کہا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ (مسیلمہ کے قتل کے بعد) ایک لڑکی نے چھت پر کھڑی ہو کر اعلان کیا کہ امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی وحشی) نے قتل کر دیا۔

صحیح البخاری:4072

طلیحہ اسدی کے خلاف سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا معرکہ:

طلیحہ اسدی کذاب بھی مدعی نبوت کا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جنگ لڑی۔ یہ انتہائی جنگجو انسان تھا، اس نے سیدنا عکاشہ بن محصن اور سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہما کو شہید بھی کیا۔ لیکن جلد اس کے لیے حق واضح ہو گیا اور یہ مسلمان ہو گیا اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر عمرہ بھی ادا کیا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی:16728، اسنادہ حسن

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

تابعی عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان کے دور خلافت میں ایک آدمی

(میرے والد) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے عبدالرحمن! یہاں ایک ایسی قوم ہے جو مسیلمہ کذاب کی کتاب پڑھ رہی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے اور کیا اللہ کے رسول کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ اس کے بعد کہ اسلام پھیل چکا ہے (مطلب یہ کہ ایسا نہیں ہوسکتا)۔ انہوں نے اس شخص کو واپس بھیج دیا تو وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ! اس ذات کی قسم کے علاوہ کوئی دوسرا الٰہ نہیں! (یہ بدبخت) لوگ ایک گھر میں جمع ہو کر مسیلمہ کی کتاب پڑھ رہے ہیں اور کے پاس مسیلمہ کی کتاب صحیفہ کی شکل میں موجود ہے۔ یہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دورِ خلافت کی بات ہے۔ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گھڑسواری کے ماہر ''قرظہ'' نامی شخص سے کہا: جاؤ اور انہیں اسی گھر میں گھیر لو اور سب کو گرفتار کر لو۔ تو قرظہ اسّی (80) آدمیوں کو گرفتار کر لائے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: تمہارے لیے تباہی و بربادی ہو! کیا اللہ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے اور کیا اللہ کے رسول کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں، یقیناً ہم نے اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ معاف کرتے ہوئے ملک شام کی طرف روانہ کر دیا، سوائے ان کے سردار ابن نواحہ کے، کیونکہ ان نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق قرظہ کو حکم دیا: اسے لے جاؤ اور اس کی گردن تن سے جدا کر کے اس کا سر اس کی ماں کی گود میں پھینک دو، کیونکہ میں نے (آج سے پہلے بھی) اسے دیکھا ہے اور اس کے بُرے کاموں کو بھی جانتا ہوں۔ چنانچہ قرظہ نے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن نواحہ اور ابن اثال دونوں مسیلمہ کے سفر بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے، تو آپ نے ابن نواحہ سے کہا تھا:

تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا إِنَّكَ رَسُولٌ لَقَتَلْتُكَ« فَجَرَتِ السُّنَّةُ يَوْمَئِذٍ أَنْ لَا يُقْتَلَ رَسُولٌ

کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو اس نے کہا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تو سفیر نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے قتل کر دیتا۔ تو اس وقت سے سفیر کو قتل نہ کرنے کا طریقہ جاری ہوا۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4378، اسنادہ صحیح

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مدعی نبوت کا فتنہ کافی دیر تک چلتا رہا، یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی وہ ایک بڑی تعداد میں موجود تھے، جو مسیلمہ کذاب کو اپنا نبی مانتے تھے، اس کی پیروی کرتے اور اس کی کتاب کے مطابق اپنی زندگی گزارتے تھے۔

④ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اور تحفظ ختم نبوت

جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کی ختم نبوت کی حفاظت کی اسی طرح حضرات محدثین نے قلم وقرطاس کے ذریعہ اللہ کے رسول کی ختم نبوت کا دفاع کیا۔اس حوالہ سے چند محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت پیش خدمت ہیں:

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ:

امام المفسرین ابن جریر طبری خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولكنه رسول الله وخاتم النبيين، الذى ختم النبوة فطبع عليها فلا تفتح لأحد بعده إلى قيام الساعة

''لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہوکر) سلسلہ نبوت ختم فرما دیا ہے اور اس پر مہر ثبت کردی ہے اور قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔''

طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 12:22

امام بغوی رحمہ اللہ:

محی السنہ امام بغوی شافعی خاتم النبیین کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْن ختم الله به النبوة وقرأ ابن عامر وابن عاصم (خَاتَم) بفتح التاء على الاسم أي آخرهم، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفاعل لأنه ختم به النبيين فهو خاتمهم

''لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرما دی ہے۔ ابن عامر اور ابن عاصم نے (لفظ خاتم) بر بنائے اسم زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخرِ انبیاء اور دیگر (اہل فن) نے بر بنائے فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے ساتھ سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خاتم

ہیں۔‘‘

بغوی، معالم التنزیل، 3:533

امام زمخشری رحمہ اللہ:

امام زمخشری عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے تناظر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرالانبیاء ہونے کی خصوصیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

فإن قلت: كيف كان آخر الأنبياء وعيسى ينزل فى آخر الزمان؟ قلت: معنى كونه آخر الأنبياء أنه لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممّن نبى قبله وحين ينزل عاملا على شريعة محمّد صلى الله عليه وسلم مصليًّا إلى قبلته كأنّه بعض أمته

’’اگر آپ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قرب قیامت میں) نازل ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہو گا۔ رہا عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے پیرو ہوں گے اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے گویا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔‘‘

زمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، 3:544۔545

امام ابن جوزی رحمہ اللہ:

امام ابن جوزی خاتم کے معنی کی وضاحت انتہائی جامع الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:

خاتم بكسر التاء فمعناه: وختم النبيين ومن فتحها، فالمعنى: آخر النّبيّين

’’لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے، اور اگر تا کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔‘‘

ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، 6:393

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ:

امام فخر الدین رازی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

{وخاتم النبيين} وذالک لأن النبي الّذى يكون بعده نبى إن ترك شيئًا من

النصيحة والبيان يستدركه من يأتي بعده، وأما من لا نبي بعده يكون أشفق على أمته وأهدى لهم وأجدى، إذ هو كوالد لولده الذي ليس له غيره من أحدٍ

''اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں (آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں)۔ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہوگا۔''

التفسیر الکبیر، 214:25

امام قرطبی رحمہ اللہ:

امام قرطبی مالکی لفظ خاتم کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

وخَاتَمَ قرأ عاصم وحده بفتح التاء بمعنى أنهم به خُتموا فهو كالخاتَم والطابَع لهم، وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى أنّه ختمهم أي جاء آخرهم

''صرف عاصم (قاری) نے خاتم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔ پس آپ ان کے لیے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کر دی ہے)۔ جمہور نے خاتِم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے، یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔''

الجامع لاحکام القرآن، 196:14

امام بیضاوی رحمہ اللہ:

امام بیضاوی شافعی خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وآخرهم الذي ختمهم أو ختموابه على قراء ة عاصم بالفتح ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لأنه إذا نزل كان على دينه.

''آپ ﷺ (بعثت کے اعتبار سے) انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے (تشریف لا کر) ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی ہے اور...... عیسیٰ علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ کے بعد (دوبارہ قرب قیامت میں) نازل ہونا آپ ﷺ کی ختم نبوت میں حارج

نہیں ہے (کیونکہ انہیں آپ ﷺ کی بعثت سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا گیا تھا) چنانچہ اب وہ نبی کریم ﷺ کے دین اور شریعت کے متبع اور پیروکار کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔''

أنوار التنزيل، 385:3

امام ابن کثیر رحمہ اللہ:

رئیس المفسرین امام ابن کثیر مذکورہ آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فهذه الآية نصّ فى أنه لا نبيّ بعده وإذا كان لا نبى بعده فلا رسول بالطريق الأولى والأخرى لأن مقام الرّسالة أخصّ من مقام النبوّة فإنّ كلّ رسول نبيّ ولا ينعكس

''پس یہ آیت کریمہ {ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین} اس بارے میں نص ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی کا آنا محال ہے تو رسول کا آنا بدرجہ اولیٰ محال ہے کیونکہ منصب رسالت خاص ہے منصب نبوت سے، ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔''

تفسير القرآن العظيم، 493:3

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ:

امام جلال الدین سیوطی اس موضوع کے حوالے سے لکھتے ہیں:

{وخاتم النبيين} فلا يكون له ابن رجل بعده يكون نبيًّا وفي قراء ة بفتح التاء كآلة الختم أي به ختموا {وكان الله بكل شيء عليما} منه بأن لا نبى بعده وإذا نزل السيّد عيسىٰ يحكم بشريعته

''اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، پس آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا کوئی مرد بیٹا نہیں جو منصبِ نبوت پر فائز ہو (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے)، وہ جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور جب عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) نازل ہوں گے تو وہ آپ ﷺ کی شریعت کے متبع اور پیروکار ہوں گے۔''

تفسير جلالين، 556:1

علامہ شوکانی رحمہ اللہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقرا الجمهور خاتم بكسرالتاءَ، وقرأ عاصم بفتحها ومعنى القراء ة الأولى: أنه

ختمهم أي جاء آخرهم ومعنى القراء ة الثانية أنه صار كالخاتم لهم الذى يتختمون به

''(لفظ خاتم کی قراءت کے بارے میں قراءحضرات کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ) جمہور نے خاتم تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جبکہ عاصم نے تا کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔پہلی قرات کا معنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے اور دوسری قراءت کا معنی ہے کہ آپ ﷺ سابقہ انبیاء کے لیے مہر کی مانند ہیں جس سے ان کا سلسلہ نبوت سربمہر ہو چکا ہے۔

فتح القدیر،4:285

امام ابن حبان رحمہ اللہ:

امام قسطلانی رحمہ اللہ نے ختم نبوت کے حوالے سے امام ابن حبان کا قول نقل کیا ہے:

من ذهب إلى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع أو إلى أن الولى أفضل من النّبى فهو زنديق يجب قتله

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت کسب کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے، یہ ختم نہیں ہوتی یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، اس کا قتل (قانوناً) واجب ہے (جس کی تنفیذ کا حق عدالت کے پاس ہے)۔''

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،3:173

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ:

امام ابن قیم رحمہ اللہ لفظ عاقب اور خاتم کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

والعاقب الذي جاء عَقِبَ الأنبياء فليس بعده نبي فإن العاقب هوالآخر فهو بمنزلة الخاتم

''اور آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں،سو عاقب سے مراد آخری ہے اور یہ خاتم کے ہم معنی ہے۔''

زاد المعاد في هدى خير العباد،1:58

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ یوں رقم طراز ہیں:

وفضل النبي صلى الله عليه وسلم على سائر النبيين، وان الله خاتم به المرسلين وأكمل به شرائع الدين۔

’’نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ ﷺ پر رُسُلِ عظام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے شریعت کی تکمیل فرمادی۔‘‘

فتح الباری، 6:559

⑤ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی سرکوبی

باقی کئی سارے لوگوں کی طرح کی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس وقت کے علمائے کرام کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ تحریری و تقریری مناظرے کیے، چونکہ وہ بے حد جھوٹا انسان تھا، بات کر کے یا بات لکھ کرانکاری ہوجاتا تھا۔ سو مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس کے ساتھ مباہلہ کیا، جس کے نتیجہ میں مرزا بیت الخلا میں اپنی موت آپ مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے حق کو فتح دی۔

⑥ تحفظ ختم نبوت اور پاکستانی پارلیمنٹ

ختم نبوت کی تاریخ کا آغاز:

ویسے تو قادیانیوں کا مسئلہ پہلے سے ہی موجود تھا، مگر یہ مسئلہ طول تب پکڑا جب 22 مئی 1974ء نشتر میڈیکل کالج ملتان کے تقریباً سو طلبہ شمالی علاقوں کی سیر کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان سے پشاور جارہے تھے، گاڑی چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر رکی تو حسب معمول قادیانی نوجوان مختلف بوگیوں میں داخل ہوکر قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرنے لگے جس سے مسلم طلبہ میں اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے جواباً ریلوے اسٹیشن پر ”ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد“ کے نعرے لگائے، وقت مقررہ پر گاڑی روانہ ہوگئی۔

29 مئی کو چناب ایکسپریس انہی طلبہ کو پشاور سے ملتان کے لئے لے کر واپس پہنچی تو ربوہ سے پہلے اسٹیشن نشتر آباد کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے طلبہ کی بوگی پر نشانات لگا دیئے اور ربوہ میں اطلاع کر دی، جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں ہزاروں قادیانی پستولوں، خنجروں، لاٹھیوں، آہنی مکوں اور اینٹوں کے ساتھ مسلح موجود تھے اور گاڑی رُکتے ہی طلبہ کی بوگی پر ٹوٹ پڑے، طلبہ نے اندر سے دروازے کھڑکیاں بند کر لئے، لیکن ہجوم نے انہیں توڑ کر اور بوگی میں داخل ہوکر نہتے طلبہ پر حملہ کر دیا، انہیں گھسیٹ کر باہر لائے

اور مار مار کر زخموں سے چور چور کر دیا، سگنل ہونے کے باوجود گاڑی کو نہ چلنے دیا گیا جب جی بھر گیا تو گاڑی جانے دی گئی، اس بہیمانہ تشدد کی خبر فیصل آباد (لائل پور) پہنچی تو غم و غصے سے بھرا ہوا شہر ریلوے اسٹیشن پر امڈ آیا۔ جونہی ٹرین پہنچی تو اسٹیشن پر کہرام مچ گیا، لوگ جذبات میں آ کر رونے لگے، حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مذہبی علمائے کرام نے قادیانیوں کے خلاف تحریک کا اعلان کر دیا گیا۔

پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی۔ جلوس نکلنے لگے، مظاہرے اور احتجاجی جلسے شروع ہو گئے اور تحریک پورے ملک کے گلی و کوچہ میں پھیل گئی۔ ہڑتالیں اور قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ ہونے لگا، قادیانی شہر و دیہات سے ربوہ میں پہنچنے لگے، کئی مقامات پر مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں بھی ہوئیں جن میں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔

تحریک ختم نبوت کا زور توڑنے کے لئے ختم نبوت کے ہزاروں کارکنان کو مختلف دفعات کے تحت جیلوں اور حوالات میں بند کر دیا۔ جلوسوں پر شدید لاٹھی چارج اور آنسو گیس پھینکی گئی، کئی مقامات پر قادیانیوں نے فائرنگ کر کے لوگوں کو گھائل کر دیا۔ مجلس عمل ختم نبوت نے پورے ملک میں جلسوں اور کانفرنسوں کا جال پھیلا دیا۔ اخبارات و رسائل نے خصوصی ضمیمے، مضامین اور رپورٹیں شائع کر کے دینی غیرت اور اپنے فرض کا حق ادا کیا۔

مجلس عمل کا قیام اور ذمہ داری:

مذہبی لوگوں کی طرف سے ایک مجلس عمل قیام میں لائی گئی، جس میں تمام مسالک کے جید علمائے کرام شامل کیے گئے۔ مجلس عمل نے 14 جون 1974ء کو پورے ملک میں ہڑتال کی اپیل کی، چنانچہ کراچی سے خیبر اور لاہور سے کوئٹہ تک بے مثال ہڑتال ہوئی۔ دوسری طرف سر ظفر اللہ خان نے قادیانیت کی حمایت حاصل کرنے کے لئے غیر ملکی دورے شروع کر دیئے، لندن میں ایک بڑی پریس کانفرنس کر کے پاکستانی حکومت پر قادیانیوں کی حفاظت نہ کرنے کا الزام لگایا اور عالمی اداروں سے قادیانیوں کی مدد کی اپیل کی۔ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کے ذریعے فسادات کی ذمہ داری بھٹو حکومت اور پیپلز پارٹی پر عائد کی اور یہ الہام ربوہ کے درو دیوار پر لکھوایا کہ "خدا اپنی فوجوں کے ساتھ آ رہا ہے۔"

اسمبلی میں ختم نبوت کی قرارداد:

30 جون 1974ء کو اپوزیشن کی طرف سے ایک قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی گئی، جس کا متن درج ذیل ہے:

جناب اسپیکر،قومی اسمبلی پاکستان

محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکورہ کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔ جس پر بہت سے لوگوں کے دستخط ہوئے۔

مجلس عمل کے ارکان نے الگ سے بھی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے کئی ملاقاتیں کیں، لیکن بات کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ کئی بار کشیدگی یہاں تک پہنچی کہ آنے والے حالات خوفناک دکھائی دینے لگے۔ قومی اسمبلی میں تمام ایوان کو خصوصی کمیٹی کی حیثیت دے کر کارروائی کو خفیہ قرار دے دیا گیا۔ دو مہینے تک کارروائی جاری رہی، دو ماہ میں قومی اسمبلی کے 28 اجلاس اور 96 نشستیں ہوئیں۔ مسلمانوں کی طرف سے اراکین اسمبلی کو

"ملت اسلامیہ کا مؤقف" نامی کتاب پیش کی گئی۔ قادیانیوں اور لاہوریوں نے بھی اپنا لٹریچر خوب تقسیم کیا۔ قادیانی سربراہ مرزا ناصر کو موقف پیش کرنے کا تفصیلی موقع ملا، گیارہ روز تک 42 ان سے سوال و جواب ہوئے۔ مرزائیوں کی لاہوری شاخ کے سربراہ صدرالدین سے بھی 7 گھنٹے تک سوال و جواب کر کے موقف لیا گیا۔ اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے قادیانی اور لاہوری گروپوں کے سربراہوں سے دینی و مذہبی حوالوں سے ہٹ کر معاشرتی، سماجی اور پاکستانیت کے حوالے سے سوالات کئے تا کہ اراکین اسمبلی کو معاملات سمجھنے میں آسانی ہو۔ جب تک اسمبلی میں معاملہ رہا، باہر حالات کشیدہ رہے۔ خصوصاً آخری روز بڑا نازک تھا، شام کو حالات مزید کشیدہ ہو گئے، حکومتی ادارے، انٹیلی جنس اور پولیس چوکنا ہو گئی، بڑے شہروں میں فوج تعینات کر دی گئی، بھاری اسلحہ کے انبار لگ گئے، ہزاروں کارکن گرفتار کر لئے گئے، تحریک کے لیڈروں کی فہرست تیار کر لی گئی۔

قومی اسمبلی میں 28 اگست کو لاہوری گروپ پر سوالاً جواباً جرح ختم ہوئی، 5 اور 6 ستمبر 1974ء کو اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے تفصیلی بیان اراکین اسمبلی کے سامنے پڑھا، اس بیان میں انہوں نے اسمبلی کی تمام بحث کو سمیٹ لیا۔ 7 ستمبر 1974ء کو چار بجے اسمبلی کا فیصلہ کن اجلاس ہوا اور 4 بج کر 35 منٹ پر متفقہ طور پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ قادیانیوں کے بارے میں آئین پاکستان میں ترمیم کی گئی۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹوی کی تقریر اور آئین پاکستان میں ترمیم:

قادیانیوں کے بارے میں ترمیمی بل متفقہ طور پر پاس ہو گیا تو وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے 27 منٹ تک ایک وضاحتی تقریر کی جو ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اعلان ہوتے ہی پوری اسمبلی خوشی کے نعروں سے گونج اٹھی، ممبران جذباتی ہو کر ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے حتیٰ کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اپوزیشن لیڈر خان عبدالولی خان بھی گرم جوشی سے گلے ملے۔

تحریک ختم نبوت کا زور توڑنے کے لئے ختم نبوت کے ہزاروں کارکنان کو مختلف دفعات کے تحت جیلوں اور حوالات میں بند کر دیا۔

بالآخر پاکستان میں قادیانی کافر ٹھہرے:

7 ستمبر 1974ء کو چار بجے اسمبلی کا فیصلہ کن اجلاس ہوا اور 4 بج کر 35 منٹ پر متفقہ طور پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔

ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

یہ حقیقت ہے کہ کافر قرار دے دینے کے بعد بھی قادیانی فتنہ اپنے منصوبوں پر پوری طرح عمل پیرا ہے، مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر پورے زوروں سے جاری ہے اور مسلمان نوجوانوں کو مختلف ہتھکنڈوں سے قادیانی بنایا جارہا ہے اور دوسری طرف امت مسلمہ کی ایک بڑی تعداد قادیانیوں کی ناپاک سازشوں سے بالکل ناواقف ہے، جس سے قادیانی پورا فائدہ اٹھارہے ہیں اور اپنی ارتدادی مہم (مسلمانوں کو قادیانی بنانا) کو بہت تیزی کے ساتھ جاری رکھیں ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہر ایک پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہر طریقہ سے اس فتنہ کا تعاقب کرے، اور اس فتنہ کے تعاقب، سد باب اور سرکوبی کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرے۔ حالات کی ان سنگینیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، قادیانیت کو کیفرکردار تک پہنچانے کے لئے کچھ تجاویز پیش خدمت ہیں:

پہلی ذمہ داری:

سب سے پہلے تمام مسالک کے جید علماء، اسکالرز اور عوام الناس کے درمیان اتحاد کی فضا کو عام کیا جائے، کیونکہ کہ اس فتنہ کو کچلنے کے لئے اتحاد کا بہت بڑا دخل ہے۔

دوسری ذمہ داری:

قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہونے والے نومسلموں کا تحفظ ضروری ہے تاکہ نومسلم حضرات دوبارہ ان کے دامِ فریب کا شکار ہو کر قادیانیت قبول کر نہ بیٹھیں۔

تیسری ذمہ داری:

اخبارات ورسائل کے ذریعہ مختلف زبانوں میں ختم نبوت کے لٹریچر کو عام کیا جائے جس میں خاص طور پر ختم نبوت، ردقادیانیت، اور حیات عیسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم موضوعات پر روشنی ڈالی جائے، خود صاحب قلم ہیں تو اس عنوان پر مضامین لکھیں یا اوروں سے لکھوائیں۔

چوتھی ذمہ داری:

قادیانی مصنوعات اور پروڈکٹس کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ ان کی معیشت کمزور پڑ جائے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کے خلاف رقم خرچ نہ کرسکیں۔

پانچویں ذمہ داری:

لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی غرض سے کانفرنس اور جلسے، پروگرامز،سیمنارز قائم کئے جائیں اور خصوصاً وقفہ وقفہ سے جمعہ کے موقع پر ائمہ وخطباءحضرات اسی عنوان کو جمعہ کا موضوع بنائیں۔

چھٹی ذمہ داری:

آج بھی مسلمانوں اور قادیانیوں کی بیٹیاں آپس میں ایک دوسرے کے یہاں ازدواجی زندگی میں منسلک ہیں (اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے) ایسی صورتحال میں محافظِ ختمِ نبوت اور مجاہدین ختم نبوت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ایسے مسلمانوں سے فوراً رابطہ قائم کریں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں بتلائیں کہ قادیانی کافر ہیں اور سمجھائیں کہ ان کے ساتھ مسلمانوں کا نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا۔

ساتویں ذمہ داری:

اگر کسی علاقے میں قادیانی اور مسلمان رہتے ہوں تو مسلمانوں کو قادیانیوں کی شادی اور تقریبات میں شامل نہ ہونے دیں، کیوں کہ مسلمان ان کے کلچر، رہن سہن اور طور طریقوں سے متأثر ہوکر ان کے شکار نہ بن جائے۔

آٹھویں ذمہ داری:

رد قادیانیت کورس رکھ کر طلبہ، وکلاء، ڈاکٹرز، سرکاری وغیر سرکاری ملازمین غرض کہ زندگی کہ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کو ہر بستی سے ایک، شہر کے سارے محلوں سے ایک ایک کو کم از کم ''عقیدہ ختم نبوت'' کی بنیادی اور اہم باتوں سے واقف کرا کر اس کو ذمہ دار بنایا جائیں تاکہ وہ پوری بستی اور سارے محلہ کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھ سکے۔

نوویں ذمہ داری:

اسکولوں، کالجوں، ، یونیورسٹیوں، دینی مدارس، دارالعلوم اور ان کے دفاتر میں نیز دوکانوں، فیکٹریوں اور رفاہی تنظیموں کے دفاتر میں ''اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' اور ''تاجدار ختم نبوت زندہ باد'' کے چارٹ دیواروں اور اہم جگہوں پر آویزاں کیا جائے، تاکہ بار بار اس پر نظر پڑنے کی وجہ سے ''عقیدہ ختم نبوت'' ہر ایک کے دل میں مضبوطی کے ساتھ راسخ و پیوست ہوجائے۔

دسویں ذمہ داری:

قصبات، گاؤں، دیہات میں رہنے والوں پر خصوصاً محافظِ ختمِ نبوت خاص نظر رکھیں اگر ممکن ہو تو اپنی

تنظیم کے تحت مالی امداد اور ضروری سامان ان تک مہیا کرایا جائے، نیز معاشی اعتبار سے ان کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں تا کہ قادیانی قرض اور مالی وغیرہ کی امداد کے بہانے ان بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے جال میں نہ پھنسا لے۔

گیارھویں ذمہ داری:

بہت سارے ایسے دیہی علاقے موجود ہیں جہاں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان بتا کر بحیثیت معلم مسلم بچوں کو قرآن مجید کی غلط تراجم و تشریحات بیان کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کو سچا اور قادیانیت کو ثابت کر کے مسلمان بچوں کے دل و دماغ میں قادیانی عقائد و نظریات کو راسخ کر کے قادیانیت کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بچے چُوں کہ استاذ کی عزت کرتے ہیں تو اہل حق ان کے مخالف ہو جائے تو یہ بچے ان کے لئے بہت بڑا سہارا بن جاتے ہیں لہٰذا محافظ ختم نبوت ایسے معلمین پر خصوصی نظر رکھیں۔

بارھویں ذمہ داری:

دیہات اور گاؤں کے غریب طبقہ کے لوگ حصول علم، محنت و مزدوری، ملازمت وغیرہ کے سلسلہ میں شہر کا رُخ کرتے ہیں تو مالدار قادیانی اپنی ذاتی رہائشی عمارت کا مفت یا کرایہ کے کمروں کا انتظام کرتے ہیں، تا کہ ان کو قریب کر کے قادیانیت کے عقائد اور نظریات کی چھاپ چھوڑ کے ان کو اپنی طرف مائل کر سکے۔ لہٰذا محافظ ختم نبوت کی ذمہ داری ہے کہ وہ گاؤں کے سروے فارم میں نام، پتہ، پیشہ، علمی قابلیت کے ساتھ، دیہات کے لوگوں کے شہر کے رہائشی مقام کا خانہ بھی محفوظ کرے۔

تیرھویں ذمہ داری:

اگر ہم اپنے ارد گرد قادیانیوں کی مذہبی اور دینی سرگرمیاں دیکھیں تو ہمیں چاہیے کہ فوراً قانونی راستہ اختیار کریں کیونکہ قانونی طور پر:

- ۞ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
- ۞ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔
- ۞ اذان نہیں دے سکتے۔
- ۞ اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔
- ۞ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

اگر ان کے اندر یہ ساری یا ان میں سے کوئی ایک کام بھی پایا جائے تو ان سے لڑنے اور جھگڑنے کے

بجائے قانونی راستہ اختیار کریں۔

یہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے چند تجاویز ہیں جس سے ہر ایک کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے، بہر حال مذکورہ تجاویز پر عمل پیرا ہو کر فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے ان شاءاللہ۔

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440
03086222416